

حضرت کعب الاحبارؓ کا علمی مقام

حضرت کعب بن ماریہؓ جو سود کے بڑے ممتاز اور نامور عالم تھے حضرت عمر بن خطاب کے دور خلافت میں ایمان لائے۔ حضرت عباس نے کعب کے ایمان لانے کے بعد ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے زمانہ میں نبیوں اسلام سے تمہارے لئے کیا چیز مانع تھی کہ تم اب عمر کے زمانہ میں اسلام لائے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ میرے والد نے مجھ کو تورات سے ایک تحریر لکھ کر دی تھی اور بدایت کر دی تھی۔ کہ اس پر عمل کرنا اور اپنی جملہ مذہبی کتابوں پر سر لگا کر حق ابوت کا واسطہ دلا کر مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ سر کو بھی نہ توڑنا اس لئے میں نے ان کو نہیں توڑا اور والد جو تحریر دے گئے تھے۔ اس کے مطابق عمل کرتا رہا۔ جب اسلام کی اشاعت اور اس کا غلبہ ہوئے لگا۔ اور کسی قسم کا خوف باقی نہیں رہ گیا۔ اس وقت میں نے دل میں خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے۔ مجھ سے والد نے کچھ علم چھپایا ہے۔ مجھے ان کتابوں کو کھول کر دیکھنا چاہئے۔ چنانچہ میں نے سر توڑ کر کتابیں پڑھیں تو ان میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی امت کے اوصاف نظر آئے۔ اس وقت مجھ پر حقیقت روشن ہوئی۔ اس لئے اب اگر میں مسلمان ہوں۔ تبوں اسلام کے بعد وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت عباس کے صیغہ بن گئے تھے۔ امام نووی سمجھتے ہیں کہ ان کے دُور علم اور توثیق پر سب کا اتفاق ہے وہ نبی و امت علم کی وجہ سے کعب الاحبارؓ اور کعب البرؓ کہے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن سلام نے ان سے پوچھا کہ کعب! علماء کون لوگ ہیں۔ جواب دیا جو علم جانتے ہیں۔ ابن سلام نے پوچھا۔ کون سی شے علماء کے دلوں سے علم زائل کر دے گی فرمایا۔ طمع۔ حرص اور لوگوں کے سامنے اپنی حاجت پیش کرنا۔

عبداللہ بن سلام نے کہا۔ تم نے سچ کہا۔ آپ نے کچھ عرصہ مدینہ میں قیام رکھا۔ پھر حمص (شام) میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ اور حضرت عثمان کے عہد خلافت ۳۲ھ میں شام میں وفات پائی۔

آئندہ شمارہ میں

۱۔ نظریہ امامت، محکم عمود احمد غفر ذلہ

۲۔ سیرۃ معاویہ رضی اللہ عنہ مولانا محمد رفیع صاحب

مستقل مسئلہ، احمد

۳۔ دیگر اہم مضامین علامہ غفر فرما دیں۔

اپنی کاپی فوراً محفوظ کرالیں۔

۱۔ چنگ ائی فنڈ کے عمار کے سلسلہ میں حضرت مولانا قاضی محمد شفیع رحمہ اللہ

کا تہلکہ خیز مضمون۔

۲۔ کیا اہل سنت اور دوافض میں اتحاد ممکن ہے؟

مولانا محمد عبدالحق چوہان مدظلہ

سرکولیشن منیجر:

ماہنامہ نقیب بنہوت، دار بنی ہاشم مہربان کالونی — ملتان